مرضی کا تابع ۔ کراچی کی جو صورت حال ہے اس کے ہوتے ہوئے 'کون سی حکومت کسی بیرونی طاقت کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کر سکتی ہے ۔

---

دونوں پارٹیوں کی مشترک حکومت 'کراچی کی بگڑتی ہوئی صورت حال کا واحد فوری اور ممکن حل ضرور ہے 'لیکن حقیقی حل نہیں ۔ اس لیے کہ اگر پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم 'اپنے کردار اور نظریات میں تبدیلی نہ لائیں 'تو اس کا قوی امکان ہے کہ یہ اپنے مخالفین کو کچلنے 'ایک غیرجمہوری اور غیراسلامی معاشرے کو فروغ دینے 'اور پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کو کمزور کرنے کا باعث بنیں گی ۔ لیکن اس کا علاج نہ جمہوری عمل کو زبردستی روکنا ہے 'نہ فوج کی مداخلت ہے ۔ اس کا علاج صرف یہ ہے کہ پاکستان کو اسلامی اور جمہوری بنانے کے لیے اخلاص کے ساتھ کوشاں قوتیں 'رائے عامہ کو اپنے ساتھ لیں 'پایدار اور واضح بنیادوں پر اشتراک عمل کی راہ تلاش کریں 'اور آیندہ انتخابات کے جلد اور منصفانہ ہونے کو یقینی بنائیں ۔

---

ملی یک جہتی کونسل کی صورت میں دینی راہ نماؤں کے اتحاد نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے 'جیسا ہم نے کراچی کے لیے تجویز کیا ہے 'کہ جن لوگوں کے پاس مسئلے کو حل کرنے کا اختیار ہے وہ سنجیدگی سے کوشش کریں تو ہر مسئلہ حل ہو سکتا ہے ۔ اس معاملے میں جن ملاؤں کو "فی سبیل اللہ فساد" کے لیے زور شور سے بدنام کیا گیا ہے 'مغربی ملاؤں سے بازی لے گئے ہیں ۔

مذہب کے نام پر فساد اور خون ریزی کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے 'لیکن ہمارا ہمیشہ خیال یہ رہا ہے کہ حکومت اور میڈیا نے گذشتہ دنوں میں ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات کو 'صرف اسلام اور علما کے خلاف عام لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا کرنے کے لیے وسیع پیمانے اور زور و شور سے اچھالا ۔ ورنہ صرف کراچی کی صورت حال یہ بتانے کے لیے کافی ہے کہ سیاسی اور لسانی خون ریزی کے مقابلے میں مذہب کے نام پر خون ریزی کچھ بھی نہیں ۔ لیکن اس داغ کو بھی 'ملک کی تمام قابل ذکر دینی جماعتوں پر مشتمل ملی یک جہتی کونسل نے اپنے اقدامات سے دھو دیا ہے ۔ فرقہ وارانہ امن و آشتی قائم کرنے میں کونسل نے جو شاندار کامیابی حاصل کی ہے اس پر اللہ کا جتنا شکر ادا کیا جائے 'کم ہے ۔ اس اتحاد میں شیعہ اور سنی 'دیوبندی اور بریلوی 'سپاہ صحابہ اور تحریک فقہ جعفریہ اور سپاہ محمد سب شامل ہیں ۔ اس کونسل کے قیام کے بعد پورا عرصہ امن چین سے گزرا ہے 'اور محرم کا پہلا عشرہ بھی سلامتی کے ساتھ گزر گیا ۔

یہ اتحاد اتنا ہی مثالی اور تاریخی ہے جتنا اسلامی دستور کے ۲۲ نکات پر ۳۱ علما کا اجماع تھا۔ اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ملت کے دینی راہ نما پورے اخلاص کے ساتھ کام کریں' اس کونسل کو افتراق و انتشار سے پاک رکھیں' متحد رہیں' اور دینی مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوں۔ ہمیں امید ہے' جیسا کونسل کے راہ نماؤں نے اعلان کیا ہے' کہ وہ اس اتحاد کو ملکی سیاست میں ایک فریق نہ بنائیں گے' اور کسی پارٹی کو مسند اقتدار پر بٹھانے یا اس سے ہٹا لینے کو اپنا مقصد نہ قرار دیں گے۔ یہ اتحاد کے بقا کے لیے ناگزیر ہے۔

ملی یک جہتی کونسل نے اتفاق رائے سے ایک ضابطہ اخلاق بھی طے کیا ہے۔ ضابطہ انتہائی اہم اور دور رس نکات پر مشتمل ہے۔ اور فرقہ وارانہ یک جہتی کے لیے ایک مستقل اور مستحکم بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اس ضابطے کے اہم نکات حسب ذیل ہیں:

- اختلافات اور بگاڑ کو دور کرنے کے لیے ناگزیر ہے کہ تمام مکاتب فکر' نظم مملکت اور نفاذ شریعت کے لیے ایک بنیاد پر متفق ہوں' اور یہ بنیاد ۳۱ سرکردہ علما کے ۲۲ نکات ہیں۔
- مذہب کے نام پر دہشت گردی اور قتل و غارت گری اسلام کے خلاف ہے' اس کی پر زور مذمت اور اس سے اظہار برات کریں گے۔ اسی طرح کسی بھی اسلامی فرقے کو کافر اور اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینے کو غیر اسلامی اور قابل نفرت فعل قرار دیتے ہیں۔
- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے' اسی طرح' اہل بیت اطہار و امام مہدی کی' ازواج مطہرات' صحابہ کرام و خلفاے راشدین کی عظمت بھی ایمان کا جز ہے۔ ان کی تکفیر کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے' اور ان کی توہین و تنقیص حرام اور قابل مذمت و تعزیر جرم ہے۔
- ایسی ہر تقریر و تحریر سے گریز و اجتناب کیا جائے گا جو کسی بھی مکتبہ فکر کی دل آزاری اور اشتعال کا باعث بن سکتی ہے۔ اس ضمن میں خاص طور پر شرانگیز اور دل آزار کتابوں' پمفلٹوں اور تحریروں' اشتعال انگیز اور نفرت انگیز مواد پر مبنی کیسٹوں' دل آزار' نفرت آمیز اور اشتعال انگیز نعروں' اور دیواروں' ریل گاڑیوں' بسوں اور دیگر مقامات پر دل آزار نعرے اور عبارتیں لکھنے پر پابندی عائد ہوگی اور ان سے مکمل اجتناب و احتراز کیا جائے گا۔
- تمام مسالک کے اکابرین کا احترام کیا جائے گا' اور ان کے مقامات مقدسہ اور عبادت گاہوں کا احترام و تحفظ یقینی بنایا جائے گا۔ جلسوں' جلوسوں' مساجد اور عبادت گاہوں میں اسلحے خصوصاً غیر قانونی اسلحے کی نمائش نہیں کی جائے گی۔

○ عوامی اجتماعات اور جمعہ کے خطبات میں ایسی تقریریں کی جائیں گی جن سے مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق پیدا ہو اور ' عوامی سطح پر ایسے اجتماعات منعقد کیے جائیں گے جن سے تمام مکاتب فکر کے علما بیک وقت خطاب کر کے ملی یک جہتی کا عملی مظاہرہ کریں۔

○ مختلف مکاتب فکر کے متفقات اور مشترکہ عقائد و نکات کی تبلیغ اور نشرو اشاعت کا اہتمام کیا جائے گا۔

○ باہمی تنازعات کو افہام و تفہیم اور تحمل و رواداری کی بنیاد پر طے کیا جائے گا۔

○ ضابطہ اخلاق کے عملی نفاذ کے لیے ایک اعلیٰ اختیاراتی بورڈ تشکیل دیا جائے گا جو اس ضابطے کی خلاف ورزی کی شکایات کا جائزہ لے کر اپنا فیصلہ صادر کرے گا اور خلاف ورزی کے مرتکب کے خلاف کارروائی کی سفارش کرے گا۔

---

۱۹۹۶-۱۹۹۵ کا بجٹ پیش کرنے کی بے جان رسم ادا ہو چکی ہے۔ بجٹ عام آدمی کے لیے کسی امید' خوشی یا روشن مستقبل کا مژدہ نہیں لاتا۔ بلکہ یہ ٹیکسوں میں تھوڑی سی کمی اور ڈھیر سارے اضافے' عام آدمی کی پیٹھ پر بوجھ میں بھی اسی تناسب سے کمی بیشی' اور معمول کے اخراجات اور ترقیاتی منصوبوں کا نام بن کر رہ گیا ہے۔ ۱۹۴۷ سے نہ اس کے سانچے میں کوئی ظاہری یا بنیادی تبدیلی آئی ہے' نہ اس کی روح میں۔ ناپنے اور تولنے کے سارے باٹ' سوچنے اور فیصلہ کرنے کے سارے پیمانوں کی طرح' ہم بالکل وہی استعمال کر رہے ہیں جو مغربی استعمار رخصت ہوتے وقت ہمارے ہاتھوں میں تھما گیا۔ جب ہم' ۱۹۴۷ سے آج تک' بائیں دی لیفٹ کی جگہ بائیں دی رائٹ سے اپنی فوجی مارچ شروع کرنے کا اہتمام نہ کر سکے' تو کسی بھی اہم شعبے میں کوئی بنیادی اور روحی تبدیلی کیسے لاتے۔ اب بہرحال یہ بھی ضروری ہے کہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے نگراں ایک ایک ہندسے اور نکتے پر صاد کریں' ممکن نہیں کہ کہیں انحراف ہو جائے۔ آقاؤں کے پیمانوں سے ہلکی سی جنبش کی گنجایش مشکل سے نکلتی ہے۔ وہی طے کرتے ہیں کہ خسارہ کتنا ہو' ڈیوٹیاں کتنی لگائیں' قرض کتنا لیں' آٹے دال کا' بجلی پانی کا بھاؤ کیا ہو۔

بال بال قرضوں میں بھی جکڑا جا چکا ہے۔ ہر پاکستانی ۱۲ ہزار روپے کا مقروض ہے۔ جتنی آمدنی ہوتی ہے وہ قرضے بمع سود ادا کرنے میں اور دفاعی اخراجات کے لیے بھی کافی نہیں۔ آمدنی ۲۵۹ ارب روپے متوقع ہے' قرضوں کی ادائیگی میں ۱۵۷ ارب جائیں گے' اور دفاع پر ۱۱۵ ارب لگیں گے' یعنی کل ۲۷۲ ارب' آمدنی سے ۱۳ ارب زیادہ۔ یہ ایسا ہے جیسے کسی کی آمدنی ۱۰۰ روپے ہو' وہ ۶۰ مہاجن کے